besturdubooks.wordpress.com

کوئی کہنے والا یہ کہہ سکتا ہے ہم مسلمان اس تہوار کو کیوں نہیں منا سکتے ؟

اس کا جواب متعدد وجوہات کے باعث دیا جا سکتا ہے:

پہلی وجہ......:

دین اسلام میں عیدیں اور تہوار محدود اور ثابت شدہ ہیں، ان میں کمی کی جا سکتی ہے نہ زیادتی، اور اسی طرح مسلمانوں کی عبادات یہ توقیفی ہیں (جن میں کمی و زیادتی نہیں ہو سکتی اور اسی طرح عمل کرنا ہو گا جس طرح ثابت ہے) اسے کیوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے مشروع کیا ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''عیدیں اور تہوار شرع، مناہج اور مناسک میں سے ہیں، جن کے بارے اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''ہم نے ہر ایک کے لیے طریقہ اور شریعت مقرر کی ہے۔''

دوسرے مقام پر اس طرح فرمایا:

''ہر قوم کے لیے ہم نے ایک طریقہ مقرر کیا ہے جس پر وہ چلنے والے ہیں۔''

مثلاً قبلہ، نماز، روزے، لہٰذا ان کا عید اور باقی مناہج میں شریک ہونے میں کوئی فرق نہیں، اس لیے کہ سارے تہوار میں موافق کفر میں موافقت ہے، اور اس کے بعض فروعات میں موافقت کفر کی بعض شاخوں میں موافقت ہے بلکہ عیدیں اور تہوار ہی ایسی چیز ہیں جن سے شریعتوں کی تمیز ہوتی ہے اور پہچانی جاتی ہیں اور شعائر سے بھی زیادہ ظاہر ہوتے ہیں۔

لہٰذا ان تہواروں میں موافقت کرنا کفر کے خاص طریقے اور شعار کی موافقت ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ اس میں موافقت کرنے سے پوری شروط کے ساتھ کفر پر جا کر ختم ہو سکتا ہے اور اس کی ابتدا میں کم از کم حالت یہ ہے کہ یہ معصیت و گناہ ہو گی اور اس کی جانب ہی نبی ﷺ نے اپنے اس فرمان میں اشارہ کیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

''یقیناً ہر قوم کے لیے ایک عید اور تہوار ہے اور یہ ہماری عید ہے۔''❶

اس لیے یوم محبت کا تعلق رومی دور سے متعلق ہے نہ کہ اسلامی دور سے تو اس کا معنی یہ ہوا کہ یہ عیسائیوں کی خصوصیات میں سے ہے نہ کہ مسلمانوں کی، بلکہ اسلام اور مسلمانوں کا اس میں کوئی حصہ اور تعلق بھی نہیں ہے، لہٰذا جب ہر قوم کے لیے عید اور تہوار ہے جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے بھی فرمایا تھا:

''یقیناً ہر قوم کے لیے عید ہے'' (بخاری و مسلم)

تو نبی ﷺ کا یہ فرمان ہر قوم کو اس کے خصوصی تہوار کے ساتھ واجب کرتا ہے، لہٰذا جب عیسائیوں کی علیحدہ اور خاص عید ہے اور یہودیوں کی خاص عید تو جس طرح مسلمان اس کی شریعت میں شریک نہیں، اسی طرح ان کی عید اور تہوار میں بھی شریک نہیں ہوسکتے اور نہ ہی ان کے قبلہ میں۔

دوسری وجہ......:

یوم محبت کا تہوار منانے میں بت پرست رومیوں اور پھر عیسائیوں کے ساتھ مشابہت ہے، کیوں کہ انھوں نے اس میں رومیوں کی تقلید کی ہے، یہ تہوار ان کے مذہب میں نہیں اور جب دین اسلام میں عیسائیوں سے کسی ایسی چیز میں مشابہت سے ممانعت ہے جو ہمارے دین اسلام میں نہیں بلکہ ان عیسائیوں کے حقیقی مذہب میں بھی نہیں ہے تو پھر ایسی چیز جو انھوں نے ایجاد کرلی اور بت پرستوں کی تقلید کرنے لگے اس میں مشابہت اختیار کرنا کیسا ہوگا!!

کفار چاہے وہ بت پرست ہوں یا اہل کتاب ان سے عمومی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے، چاہے وہ مشابہت ان کی عبادات میں ہو یہ بھی زیادہ خطرناک ہے۔ یا پھر ان کی عادات و رسم و رواج میں اس کی حرمت پر کتاب و سنت اور اجماع دلالت کرتا ہے۔

❶ صحیح بخاری، حدیث: ۹۵۲، صحیح مسلم حدیث نمبر: ۸۹۲، دیکھیں: الاقتضاء (۴۷۲-۴۷۱/۱۱)

besturdubooks.wordpress.com

کفار سے مشابہت کی حرمت:

❀ قرآن مجید سے کفار کی مشابہت کی حرمت کے دلائل:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

''اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جنھوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آجانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا، ان لوگوں کے لیے بہت بڑا عذاب ہوگا۔(آل عمران:۱۰۵)

❀ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

''جس نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انھیں میں سے ہے۔''❶

❀ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''اس حدیث کی کم از کم حالت ان سے مشابہت کرنے کی تحریم کا تقاضا کرتی ہے، اگرچہ حدیث کا ظاہر مشابہت اختیار کرنے والے کو کفر کا متقاضی ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:''اور جو بھی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے یقیناً وہ انہی میں سے ہے۔''❷

❀ رہا اجماع تو اس میں ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ نقل کیا ہے کہ کفار سے ان کی عیدوں اور تہواروں میں مشابہت اختیار کرنے کی حرمت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وقت سے لے کر اجماع ہے، جیسا کہ ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی اس پر علما کرام کا اجماع نقل کیا ہے۔❸

کفار کی تقلید نہ کرنا:

اللہ تعالیٰ نے کفار کی مشابہت سے منع فرمایا ہے اور مشابہت کرنے والے پر ناراضی کا اظہار کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے بہت سی آیات میں کئی ایک مواقع پر اور مختلف اسلوب میں اس

❶ (سنن ابوداؤد حدیث: ۴۰۲۱، مسند احمد: ۲/۵۰)

❷ (الاقتضاء: ۱/۳۱۴)

❸ دیکھیں: الاقتضاء (۱/۴۵۴) اور احکام اهل الذمة (۲/۷۲۲)۔۷۲۵)

besturdubooks.wordpress.com

سے بچنے کا کہا ہے، اور خاص کر کفار کی مشابہت سے تو منع کیا ہے، کبھی ان کی پیروی و اتباع اور اطاعت سے روک کر، اور کبھی ان سے ڈرا کر، اور کبھی ان کے مکر و فریب سے دھوکا نہ کھانے کا کہہ کر کبھی ان کی آرا اور خیالات کے پیچھے نہ چلنے کا کہہ کر اور کبھی یہ کہا کہ ان کے اعمال اور اخلاق اور سلوک سے متاثر نہ ہوں۔

بعض اوقات ان کی غلط خصلتیں ذکر کر کے جن سے مومن نفرت کرتے ہیں اور ان کی مشابہت کرنے سے بھی نفرت کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں اکثر طور پر یہودیوں اور عیسائیوں سے بچنے کا کہا گیا ہے، اور پھر عمومی طور پر اہل کتاب اور مشرکوں سے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بیان فرمایا ہے کہ کفار کی اطاعت اور مشابہت کرنے سے انسان مرتد ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت اور ان کی خواہشات کے پیچھے چلنے اور بری خصلتیں اپنانے سے منع فرمایا ہے۔

اسی طرح کفار اور اہل کتاب کی اطاعت اور مشابہت سے رکنا تو شریعت کے مقاصد میں شامل ہے، جب اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ اس لیے مبعوث فرمایا تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے، نیز اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے لوگوں کے لیے شریعت کو مکمل کر دیا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

> ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنا بھرپور انعام کر دیا ہے اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہو گیا ہوں۔ (المائدۃ:۳)

اس شریعت کو ہر حالت اور ہر زمانے اور سب لوگوں کے لیے صالح بنایا لہٰذا کفار سے کچھ حاصل کرنے اور ان کی نقالی کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔

غیر مسلمین کی پیروی مسلمان کی شخصیت میں خلل کا باعث بنتی ہے، شعور میں نقص اور

besturdubooks.wordpress.com

کم زوری اور چھوٹا پن، شکست خوردہ ذہن پیدا ہوتا اور پھر اللہ تعالیٰ کے منہج اور طریقے اور اس کی شریعت سے کنارہ کشی ہے، تجربات نے یہ ثابت کیا ہے کہ کفار سے دوستی لگانا اور انھیں پسند کرنا اور ان کی تقلید کرنا ان سے یا ان کی ثقافت وتہذیب سے محبت، ان پر مطلقاً بھروسہ، ان کے ساتھ دوستی، اسلام، اہل اسلام سے ناپسندیدگی، دین اسلام سے بے رغبتی، ثقافت اسلامیہ سے لاعلمی اس کا سبب بنتا ہے۔

تیسری وجہ:

اس دور میں یوم محبت منانے کا مقصد لوگوں کے مابین محبت کی اشاعت ہے، چاہے وہ مومن ہوں یا کافر، حالاں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ کفار سے محبت و مودت اور دوستی حرام ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

"اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں سے محبت کرتے ہوئے ہرگز نہیں پائیں گے اگرچہ وہ کافر ان کے باپ ہوں یا بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبے قبیلے کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ (المجادلہ:۲۲)

مومن کا دوست کافر نہیں:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس آیت میں یہ خبر دی ہے کہ کوئی بھی مومن ایسا نہیں پایا جاتا جو کافر سے محبت کرتا ہو لہٰذا جو مومن بھی کافر سے محبت کرتا ہے اور دوستی لگاتا ہے وہ مومن نہیں اور ظاہری مشابہت بھی کفار سے محبت کی غماز ہے لہٰذا یہ بھی حرام ہوگی۔"[1]

---

[1] (دیکھیں: الاقتضاء: ۱/ ۴۹۰)

besturdubooks.wordpress.com

چوتھی وجہ:

جب سے عیسائیوں نے یہ تہوار شروع کیا ہے اس میں مقصود محبت زوجیت کے دائرے سے باہر رہتے ہوئے عشق اور دل کو عذاب میں ڈالنے والی محبت مراد ہے، جس کے نتیجے میں زنا اور فحاشی عام ہو، اسی لیے کئی اوقات میں عیسائی کلیسا کے بڑوں نے اس تہوار کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے کام بھی کیا، اسے باطل قرار دیا اور اسے ختم کیا لیکن پھر دوبارہ اسے زندہ کردیا گیا۔

ویلنٹائن ڈے کا تہوار منانے والے اکثر نوجوان ہوتے ہیں کیوں کہ اس میں ان کی خواہشات کی تکمیل ہوتی ہے، اگر اس میں کفار کی پیروی اور مشابہت کو نہ بھی دیکھا جائے، حالاں کہ یہ حرام ہے لیکن کچھ دیر کے لیے ہم اس سے صرف نظر کرتے ہیں، آپ میرے ساتھ اس مصیبت کو دیکھیں کہ اس کی وجہ سے وہ لوگ کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوتے ہوئے زنا وغیرہ میں پڑتے ہیں جو کہ صرف اور صرف عیسائیوں سے مشابہت کے طریقے سے ہوتا ہے اور یہ ان کی عبادات میں سے ہے جس کے بارے میں خدشہ ہے کہ اس میں ان کی مشابہت کرنا کفر ہوسکتا ہے۔

کیا ویلنٹائن ڈے کے مخالف محبت دشمن ہیں:

ہوسکتا ہے کہ بعض نادان یہ کہیں کہ تم تو ہمیں محبت سے محروم کرنا چاہتے ہو، حالاں کہ ہم تو اس دن اپنے شعور اور خیالات کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اس کی تعبیر کرتے ہیں تو اس میں ممانعت کیا ہے؟

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے؟

- اس دن کے ظاہری نام اور اس کے پیچھے جوان کا حقیقی مقصد ہے، وہ چاہتے ہیں اس میں خلط ملط کرنا غلط ہے، لہٰذا اس تہوار کے نام پر جو محبت مقصود ہے وہ عشق مجازی کی وہ کم ترین درجہ ہے جس کا مقصد چوری چھپے لڑکے لڑکیوں کا ایک دوسرے سے دوستی

besturdubooks.wordpress.com

لگانا اور یار بنانا ہے۔ اس دن کے بارے میں معروف ہے کہ یہ تہوار فحاشی، آزادانہ میل ملاپ اور بغیر نکاح جنسی تعلقات کا قائم کرنے کا ذریعہ ہے......

یہ لوگ خاوند اور بیوی، بیوی اور اس کے خاوند کے مابین پاکیزہ اور شفاف محبت کی بات نہیں کرتے یا پھر کم از کم وہ خاوند اور بیوی کے مابین شرعی محبت اور عاشق و معشوق اور چوری چھپے دوستیاں لگانے والوں کی حرام محبت کے مابین کسی قسم کا کوئی فرق نہیں کرتے، لہٰذا یہ تہوار ان کے ہاں ساری محبت کی تعبیر کا وسیلہ ہے۔

محبت سال بھر میں ایک دن کیوں؟

- شعور اور خیالات کی تعبیر مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کرتی کہ وہ اس کے لیے اپنی جانب سے ہی کوئی ایک دن مخصوص کر لے اس کی تعظیم کرنا شروع کر دے، اسے عید اور تہوار کا نام دے کر اسی کی طرح بنا ڈالے۔ ایسی صورت میں کفار کے تہوار اور عید کے بارے میں کیا خیال ہے کہ وہ جائز ہو سکتا ہے؟

لہٰذا دین اسلام میں خاوند اپنی بیوی سے اور بیوی اپنے خاوند سے تو سارا سال ہی محبت کرتے ہیں اور وہ اس محبت کی تعبیر بھی ایک دوسرے کو ہدیہ اور تحفہ تحائف دے کر اور اشعار اور نثر اور خط و کتابت وغیرہ میں کرتے ہیں جو کہ سارا سال ہی رہتا ہے نہ کہ سال بھر میں کسی ایک دن میں۔

- کوئی ایسا دین نہیں جو اپنے متبعین کو اس طرح آپس میں محبت و بھائی چارہ قائم کرنے پر ابھارتا ہو جس طرح دین اسلام ابھارتا ہے کہ آپس میں محبت و بھائی چارہ اور الفت قائم کی جائے، دین اسلام میں اس کا اہتمام ہر وقت اور ہر لحظہ میں ہے نہ کہ کسی ایک معین دن، جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے بھی فرمایا:

"جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے

besturdubooks.wordpress.com

بتائے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔'' ❶

دوسری حدیث میں فرمان نبوی ﷺ ہے:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اس وقت تک جنت میں نہیں جاسکتے، جب تک تم مومن نہ بن جاؤ اور تم اس وقت تک مومن ہی نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمھیں اس چیز کے بارے نہ بتاؤں جب تم اس پر عمل کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔'' ❷

حقیقی محبت کونسی ہے؟

❁ بے شک اسلام میں محبت تو ایک صورت یعنی آدمی اور عورت کے مابین محبت میں ہی منحصر ہونے کی بجائے عام اور اشمل ہی زیادہ بہتر ہے وہ اس طرح کہ دین اسلام میں اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرنا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا، خیر و بھلائی کے کام کرنے والے لوگوں سے محبت کرنا، اصلاح اور دین سے محبت کرنے والوں، دین کی مدد کرنے والوں سے محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہادت پانے سے محبت کرنا، نیز اسی طرح بہت ساری دیگر محبتیں بھی ہیں جن سے اسلام ہمیں آگاہ کرتا ہے، لہٰذا جب محبت کے اس وسیع معنیٰ کو صرف محبت کی اس نوع اور قسم میں ہی منحصر کر دیا جائے تو پھر بہت ہی خطرناک اور غلط بات ہے۔

❁ بے شک جو لوگ یہ گمان اور خیال رکھتے ہیں کہ شادی سے قبل محبت کرنا شادی کے لیے مفید اور بہتر نتائج کا باعث ہے، اس سے اچھے اور بہتر تعلقات قائم ہوتے ہیں تو ان کا یہ خیال تباہ کن اور خسارے کا باعث ہے، جیسا کہ واقعات سے یہ ثابت بھی ہو

---

❶ سنن ابوداؤد، حديث نمبر:٥١٢٤، سنن ترمذى، حديث نمبر:٢٣٢٩، يه حديث صحيح هے۔

❷ (صحيح مسلم، حديث نمبر: ٥٤)

besturdubooks.wordpress.com

چکا ہے لہٰذا قاہرہ یونیورسٹی نے محبت کی شادی اور مروّجہ شادی کے بارے میں جو تحقیق کی ہے اس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ

''شادی جو محبت کی شادی (Love Marriage) میں 88 اٹھاسی فی صد شادیاں ناکامی کا شکار ہوتی ہیں یعنی اس میں کامیابی کا تناسب صرف 12 بارہ فی صد سے زیادہ نہیں اور مروّجہ شادیاں (Arrange Marriage) میں کامیابی کا تناسب 70 ستر فی صد ہے۔''

یعنی دوسری عبارت میں کہ جسے وہ مروّجہ شادی (Arrange Marriage) کا نام دیتے ہیں اس میں کامیابی کا تناسب محبت کی شادی (Love Marriage) سے چھ گنا زیادہ کامیاب ہے۔ ❶

تو محبت پیدا کیوں نہیں ہوتی؟

جب ہم یورپی معاشرے کے حالات دیکھتے ہیں جو یوم محبت مناتے اور اس کی ترویج کا بھی اہتمام کرتے ہیں تو ہم یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ کیا اس تہوار کو منانے سے ان کے ازدواجی تعلقات میں کس حد تک بہتری پیدا ہوئی ہے اور خاوند بیوی کے مابین اس کے کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں؟ کیا ان میں اس کا کوئی مثبت اثر بھی ہوا ہے؟

ان کے سروے اور تحقیق میں درج ذیل نتائج سامنے آئے ہیں:

- ۱۹۸۷ء میں امریکی تحقیق کے مطابق 79 فی صد مرد عورتوں کو زدوکوب کرتے ہیں اور خاص کر جب وہ شادی شدہ ہوں......! ❷
- نفسیاتی صحت کے امریکی ادارے کے سروے کے مطابق 17 فی صد عورتیں ایسی تھیں جو ابتدائی طبی امداد لینے آئیں جنھیں ان کے خاوندوں یا پھر مرد دوستوں نے زدوکوب کیا تھا۔ 83 فی صد عورتیں ایسی تھیں جو کم از کم ایک بار پہلے ہسپتال میں زخموں کا

---

❶ دیکھیں: رسالة الی مؤمنة، صفحه نمبر: ۲۵۵)

❷ دیکھیں: جریدة القبس: (۱۵/۲/۱۹۸۸)

besturdubooks.wordpress.com

علاج معالجہ کروانے کے لیے داخل ہوئیں، وہ زدوکوب کے نتیجے میں داخل ہوئیں، اس تحقیق میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اکثر عورتیں ایسی ہیں جو اپنے زخموں کا علاج کروانے ہسپتالوں میں نہیں جاتیں بلکہ اپنے گھروں میں مرہم پٹی کر لیتی ہیں۔

- امریکی تحقیقی ادارے FPT کا کے مطابق: ''امریکا میں ایک ایسی خاتون بھی موجود ہے جسے اس کا خاوند ہر اٹھارہ سیکنڈ بعد لازماً زدوکوب کرتا ہے۔
- امریکی میگزین ''ٹائم'' نے لکھا ہے کہ چھ ملین زدوکوب کی جانے والی بیویوں میں سے چار ہزار ایسی ہیں جو گھریلو تشدد کے نتیجے میں ہلاک ہو چکی ہیں!!۔
- جرمنی کے ایک سروے کے مطابق کم از کم ایک لاکھ عورتیں ایسی ہیں جو سالانہ جسمانی یا نفسانی زیادتی کا شکار ہوتی ہیں جو ان کے خاوند یا پھر ان کے ساتھ رہنے والے مرد کرتے ہیں لیکن احتمال یہ ہے کہ یہ تعداد بڑھ کر دس لاکھ تک پہنچ سکتی ہے۔
- فرانس میں تقریباً بیس لاکھ عورتیں گھریلو تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔
- برطانیہ میں ایک سروے میں سات ہزار عورتیں شریک ہوئیں ان میں سے 28 فی صد عورتوں کا کہنا تھا کہ وہ اپنے خاوندوں اور دوستوں کی مار پیٹ کا شکار ہوتی ہیں۔

تو ان نتائج کے بعد ہم یہ کس طرح مانیں اور تصدیق کریں کہ محبت کا تہوار خاوند اور بیوی کے لیے مفید و فائدہ مند ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ تہوار تو مزید فسق و فجور اور حرام تعلقات اور ذلت کی دعوت دیتا ہے۔

اپنی بیوی سے سچی اور حقیقی محبت کرنے والے خاوند کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ اسے اس اخلاق باختہ اور حیا سوز تہوار کے ذریعے محبت کی یاد دلائی جائے، کیوں کہ وہ تو ہر وقت اور ہر لحظہ اپنی بیوی سے محبت کی تعبیر میں مصروف رہتا ہے۔

مسلمان کا یوم محبت کے بارے میں مؤقف:

گزشتہ سطور جو کچھ بیان ہو چکا ہے وہ ویلنٹائن ڈے کے بارے میں بحیثیت ایک

besturdubooks.wordpress.com

مسلمان درج ذیل امور میں مؤقف بیان کرتا ہے:

ویلنٹائن ڈے کا نہ منانا، تہوار کو منانے والوں کے ساتھ مخلوط محفلوں میں شرکت نہ کرنا، یا ان کے ساتھ حاضر نہ ہونا عین اسلام اور شریعت اسلامیہ کے مطابق ہے، کیوں کہ کفار کے تہوار منانے کی حرمت کے دلائل اوپر بیان کیے جا چکے ہیں۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب یہودیوں کی خاص عید ہے اور عیسائیوں کی اپنی خاص عید تو پھر جس طرح ان کی شریعت اور قبلہ میں مسلمان شخص شریک نہیں، اسی طرح ان کے تہواروں میں بھی شریک نہیں ہوسکتا) ❶

جب اہل سنت اور سلف صالحین کے اعتقاد کے اصول میں الولاء والبراء شامل ہے تو پھر اس اصل اور قاعدے کے تطبیق بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرنے والے ہر شخص کے لیے ضروری ہے، لہٰذا مسلمان مسلمان سے ہی محبت کرے گا، کافروں سے بغض اور دشمنی رکھے گا۔

یہ بھی علم میں ہونا چاہیے کہ اس میں ایسی مصلحتیں پنہاں ہیں جو شمار بھی نہیں ہوسکتیں، جیسا کہ ان سے مشابہت اختیار کرنے میں فساد بھی بہت زیادہ ہے، اسی طرح ان کی مخالفت میں فائدہ بھی بہت ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ مسلمانوں کی کفار سے مشابہت کرنے میں اسلام دشمن عناصر کے سینے کھلتے ہیں، انھیں سرور حاصل ہوتا ہے اور مسلمانوں کو کفار سے دلی محبت تک لے جاتی ہے۔

مسلمان لڑکیاں بھی ویلنٹائن ڈے کے اس تہوار کو مناتی ہیں جب وہ دیکھتی ہیں کہ اسے مارگریٹ تھیچر اور ہیلری کلنٹن وغیرہ بھی مناتی ہیں...... تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اس سے اپنے انتباہ کے برعکس چلتی ہے اور اپنے دین حنیف کو بھی چھوڑ رہی ہیں، کیوں کہ

❶ دیکھیں: مجلة الحکمة: ۳/۱۹۳۔

besturdubooks.wordpress.com

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا تو فرمان ہے:

''اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں، تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی ایک سے دوستی کرے وہ بے شک انہی میں سے ہے۔'' (المائدۃ:٥١)

اسلام دشمن قوتوں کی تعداد میں اضافہ کرنا، ان کے دین کی مدد کرنا، ان کی پیروی کرنا، ان سے پوری اور مکمل مشابہت ہی ہے اور پھر یہ کس طرح اس مسلمان شخص کے شایان شان ہے جو نماز کی ہر رکعت میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان دہرائے۔

''ہمیں سیدھی اور سچی راہ دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا، ان کی راہ نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ ان کی راہ جو گم راہ ہوئے۔'' (الفاتحہ:٦۔٧)

اللہ تعالیٰ سے تو صراط مستقیم اور مومنوں کی راہ کی ہدایت طلب کرے اور جن پر غضب کیا گیا اور گم راہ لوگوں کی راستے میں بچنے کا سوال کرے اور پھر خود ہی اپنی رضا مندی سے ان کے راستے پر بھی چلنا شروع ہو جائے۔

سروے سے بات ثابت ہے کہ ''کرسمس'' کے تہوار کے بعد ''یوم محبت'' دوسرے نمبر پر آتا ہے، لہٰذا جب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ یوم محبت (ویلنٹائن ڈے) عیسائیوں کا ایک تہوار ہے اور کرسمس کے بعد دوسرے درجہ پر یوم محبت کو درجہ حاصل ہے تو مسلمانوں کا اسے منانے میں شریک ہونا جائز نہیں، کیوں کہ ہمیں تو ان کے دین اور ان کی عادات میں ان کی مخالفت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسی طرح ان کی دوسری خصوصیات میں بھی ہمیں ان کی مخالفت کرنے کا حکم ہے جیسا کہ قرآن مجید، سنت صحیحہ اور اجماع سے بھی یہ ثابت ہے کہ ان کی مخالفت کی جائے۔

کفر میں تعاون کیوں؟

اس تہوار کے منانے میں کفار کی معاونت نہ کرنا، کیوں کہ یہ تہوار شعائر کفر میں سے ایک شعار ہے، لہٰذا اس میں ان کی معاونت کرنا اور اسے تسلیم کرنے میں کفر کو بلند کرنے،

besturdubooks.wordpress.com

پھیلانے اور اس کے اقرار میں معاونت ہوتی ہے مسلمان شخص کو اس کا دین کفر کی اعانت اور اس کے اقرار اور اسے بلند اور ظاہر کرنے اور اس میں مدد و تعاون کرنے سے منع کرتا ہے۔

اسی لیے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''مسلمانوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ کفار سے ان کے خصوصی تہواروں میں ان کی لباس، کھانے پینے، غسل کرنے، آگ جلانے اور اپنی کوئی عادت اور کام وغیرہ یا عبادت سے چھٹی کرنے میں ان کفار کی مشابہت کریں...... مجمل طور پر یہ کہ ان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کفار کے کسی خاص تہوار کو ان کے کسی شعار کے ساتھ خصوصیت دیں، بلکہ ان کے تہوار کا دن مسلمانوں کے ہاں باقی سارے عام دنوں جیسا ہی ہونا چاہیے۔'' ❶

مسلمانوں میں سے جو بھی اس تہوار کو مناتا ہے اس کی معاونت نہ کی جائے بلکہ اسے اس سے روکنا واجب ہے، کیونکہ مسلمانوں کا کفار کے تہوار منانا ایک منکر اور برائی ہے جسے روکنا واجب ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''جس طرح ہم ان کے تہواروں میں کفار کی مشابہت نہیں کرتے، تو اس طرح مسلمانوں کی اس سلسلے میں مدد و اعانت بھی نہیں کی جائے گی بلکہ اسے اس سے روکا جائے گا۔'' ❷

تو شیخ الاسلام کے فیصلہ کی بناء پر مسلمان تاجروں کے لیے جائز نہیں کہ وہ یوم محبت کے تحفہ تحائف کی تجارت کریں چاہے وہ کوئی معین قسم کا لباس ہو یا سرخ گلاب کے پھول وغیرہ اور اسی طرح اگر کسی شخص کو یوم محبت میں کوئی تحفہ دیا جائے اس تحفہ کو قبول کرنا بھی

---

❶ (دیکھیں: مجموع الفتاویٰ: ۲۵/۳۲۹)

❷ دیکھیں: الاقتضاء (۲/۵۱۹-۵۲۰)

besturdubooks.wordpress.com

حلال نہیں، کیوں کہ اسے قبول کرنے میں اس تہوار کا اقرار اور اسے صحیح تسلیم کرنا ہوگا۔

ایک عالم دین کا کہنا ہے کہ ہم ایک مسلمان ملک میں ایک گل فروش کے پاس گئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس نے اس ویلنٹائن ڈے کی مکمل تیاری کر رکھی تھی، دوکان داخلی دروازے سے اندر تک سارے فرش پر سرخ قالین، سرخ رنگ کی تختیاں الغرض سارا منظر ہی سرخ کیا ہوا تھا، ہم نے اس دوکان کے ایک ملازم سے ملاقات کی اور اس سے اس تہوار میں ان کی تیاری کے بارے میں سوال کیا تو اس کا جواب تھا۔

یہ تیاری تو بہت پہلے سے ہی شروع کی جا چکی تھی اور اس کی مانگ بھی بہت زیادہ تھی، پھر اس ملازم نے ہمیں یہ بتایا کہ اسے تو اس سارے منظر سے بہت زیادہ تعجب ہو رہا ہے، اس نے یہ بتا کر ہمیں حیران کر دیا کہ وہ کچھ عرصہ قبل ہی مسلمان ہوا ہے اور اس نے عیسائیت ترک کر دی ہے اور اسلام قبول کرنے سے قبل ہی اسے علم تھا کہ ''ویلنٹائن ڈے'' ان کے دین کا حصہ ہے ایسی صورت میں اسے تعجب تھا کہ ویلنٹائن ڈے کے موقعے پر پھولوں کے خریدار عیسائیوں کی بجائے مسلمان کیسے ہو سکتے ہیں!

ہائے مسلمانوں کی بیٹیوں پر افسوس:

دوسری دوکانوں میں تو پھول ختم ہو چکے تھے جو بہت زیادہ مہنگے فروخت ہوئے جب ایک مسلمان مبلغہ ایک ہال میں جمع ہونے والی طالبات کو درس دینے گئی تو اسے بہت زیادہ خفت اٹھانی پڑی، کیوں کہ حاضر ہونے والی طالبات کو سرخ ماحول میں پایا، اگر ایک لڑکی کے پاس سرخ پھول تھے اور دوسری نے سرخ رنگ کی شال اوڑھ رکھی تھی یا سرخ رومال پکڑ رکھا تھا کسی کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا بیگ تھا تو کسی نے سرخ جرابیں پہن رکھی ہیں اور اس طرح ہر ایک نے ...... ہائے مسلمانوں کی بیٹیوں پر افسوس......!!

ویلنٹائن ڈے کے موقع پر مسلمانوں کے اعمال:

- ہر طالبہ اپنی قریبی سہیلی کا پرتو ہوتی ہے کہ وہ اپنی کلائی پر سرخ رنگ کا ربن باندھے گی۔

besturdubooks.wordpress.com

- سرخ رنگ کا کوئی بھی لباس زیب تن کیا جاتا ہے۔(جوتے، بال، بلاوزر، کلپ وغیرہ سب سرخ رنگ کا ہوتا ہے)
- سرخ رنگ کے غبارے جن پر (I Love You) ''میں تم سے پیار کرتا ہوں۔'' لکھا ہوتا ہے، عادتاً طالبات پڑھائی کے آخری دن میدان میں استانیوں کی نظروں سے دور ہو کر نکالتی ہیں۔
- ہاتھوں پر نام اور دلوں کے نشانات اور ناموں کے پہلے حروف نقش کروائے جاتے ہیں۔
- اس دن بہت زیادہ سرخ گلاب کے پھول بکھیرے جاتے ہیں۔

چودہ فروری کو طالبات کا ایک گروپ میٹنگ ہال میں داخل ہوا ان میں سے ہر ایک لڑکی نے سرخ لباس زیب تن کیا ہوا تھا اور اپنے چہرے پر سرخ دل کے نشانات بنوا رکھے تھے اور اپنے چہرے پر خوب بناؤ سنگھار (Make up) بھی کر رکھا تھا، وہ سب ایک دوسرے کو بڑی گرم جوشی سے بوسے دیتے ہوئے باہم تحائف کا تبادلہ کرنے لگیں، یہ وہ مناظر ہیں جو ایک اسلامی ملک کی متعدد یونیورسٹیوں میں دیکھنے کو ملے حتیٰ کہ اسلامی یونی ورسٹی میں اور خاص کر ویلنٹائن ڈے کے موقع پر۔

ویلنٹائن ہو جاؤ:

اس دن تو مڈل سکولوں میں بھی حیران کن معاملہ ہوا وہ اس طرح کہ طالبات اعلیٰ قسم کے سرخ گلاب کے پھول لاتیں انھوں نے اپنے چہروں پر سرخ رنگ کا بناؤ سنگھار کر رکھا تھا، سرخ رنگ ہی کی بالیاں پہنے ہوئے ایک دوسری سے تحفوں اور بڑی گرم جوشی سے محبت بھرے الفاظ کا تبادلہ کرتے ہوئے یہ تہوار منانے لگیں۔

عربی انسائیکلوپیڈیا (الموسوعة العربیه) اس طرف اشارہ کرتا ہے:

'' ویلنٹائن ڈے (یعنی یوم محبت) کے کچھ خاص طریقے ہیں جن میں کارڈوں

besturdubooks.wordpress.com

پر عشقیہ اور محبت اشعار چھاپنا اور اسے عزیز و اقارب اور اپنے محبوب لوگوں میں تقسیم کرنا شامل ہے، بعض لوگ تو ان کارڈوں پر مضحکہ خیز تصاویر بناتے ہیں اور اکثر کارڈوں میں یہ لکھا جاتا ہے۔(ویلنٹائنی ہو جاؤ)

عالم اسلام میں ویلنٹائن ڈے کا فروغ:

یوم محبت (ویلنٹائن ڈے) اکثر اسلامی ممالک میں بھی منتقل ہو چکا ہے، بلکہ مرکز اسلام (جزیرہ عربیہ) میں بھی پہنچ چکا ہے اور ایسے معاشروں میں اس کی جڑیں پہنچ چکی ہیں جن کے بارے میں ہم خیال کرتے تھے کہ وہ اس گند اور خرابی سے دور ہیں، حتی کہ اس دن سرخ گلاب کے پھول کی قیمت انتہائی حد تک بڑھ جاتی ہے اور ایک پھول کی قیمت دس ڈالر تک جا پہنچتی ہے، حالاں کہ اس کی قیمت کبھی بھی 1.4 ڈالر سے زیادہ نہیں ہوتی۔ تحائف اور کارڈوں کی دوکانیں اس موقع پر مسابقت یعنی باہم مقابلہ کی صورت اختیار کرلیتی ہیں اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کارڈوں کو اس مناسبت سے بہتر چھاپنے کی کوشش کرتے ہیں، اور بعض خاندان تو اس دن اپنے گھروں کی کھڑکیوں میں سرخ گلاب لٹکاتے ہیں۔

بعض خلیجی ممالک میں تو متعدد تجارتی مراکز، کمپنیاں اور ہوٹل ''یوم محبت'' کے موقع پر خاص محفلیں سجاتے ہیں، اکثر دوکانیں اور تجارتی مراکز تو سرخ لباس میں ڈوبے ہوتے ہیں

کویت میں یوم محبت کی سب سے عجیب چیز یہ تھی کہ ایک دوکاندار نے فرانسیسی زندہ خرگوش منگوائے جو بالکل چھوٹے اور سرخ آنکھوں والے ہوتے ہیں اور ان کے گلے میں پٹا ڈال کر ایک چھوٹے سے ڈبہ میں رکھا تاکہ یہ بطور تحفہ پیش کیے جاسکیں!!

اس صورت حال میں مسلم معاشرے کی جڑوں میں سرایت کرنے والے اس تہوار کے خلاف ہر قسم کے وسائل استعمال کرتے ہوئے لڑنا واجب ہے اور اس کی جواب دہی بحیثیت مسلمان ہم سب کے کندھوں پر ہے کسی ایک پر نہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

تہنیتی جملے کہنا ٹھیک نہیں:

یوم محبت کی مبارک باد کا تبادلہ نہیں کرنا چاہیے، اس لیے کہ نہ تو یہ مسلمانوں کا تہوار ہے اور نہ ہی عید، اور اگر کوئی مسلمان کسی کو اس کی مبارک باد دے بھی تو اسے جواباً مبارک باد بھی نہیں دینی چاہیے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''کفار کے خصوصی شعار جو صرف ان کے ساتھ ہی خاص ہیں ان کی مبارک باد دینا متفقہ طور پر حرام ہے، مثلاً انھیں ان کے تہواروں یا روزے کی مبارک باد دیتے ہوئے یہ کہا جائے آپ کو عید مبارک، یا آپ کو اس تہوار کی مبارک، لہٰذا اگر اسے کہنے والا کفر سے بچ جائے تو پھر بھی یہ حرام کردہ اشیا میں سے تو ہے ہی، یہ اسی طرح ہے کہ صلیب کو سجدہ کرنے والے کسی شخص کو مبارک باد دی جائے۔''

بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تو شراب نوشی اور بے گناہ شخص کو قتل اور زنا کرنے سے بھی زیادہ عظیم اور زیادہ ناراض کرنے والی ہے اور بہت سے ایسے لوگ جن کے ہاں دین کی کوئی قدر و قیمت نہیں وہ اس میں پڑ جاتے ہیں اور انھیں یہ علم ہی نہیں ہوتا کہ انھوں نے کتنا بڑا قبیح کام کر لیا ہے، لہٰذا جس نے بھی کسی بندے کو معصیت اور نافرمانی یا بدعت اور کفر پر مبارک باد دی اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے غصہ اور ناراضی پر پیش کر دیا۔ [1]

ویلنٹائن ڈے اور کفار کے اسی طرح کے دوسرے تہواروں کی سادہ اور عام مسلمانوں کے لیے وضاحت اور بیان کرنا واجب ہے اور یہ بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ مسلمان شخص کو اپنے عقیدے اور دین کی حفاظت کے لیے ایسے معاملات کی تمیز کرنی چاہیے جو اس کے دین اور عقیدہ میں مخل ہوں، اسی میں امت کی نصیحت، بہتری و بھلائی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسے واجب کی ادائیگی ہے۔

---

[1] دیکھیں: احکام اهل الذمة: ۱/۴۴۱۔۴۴۲۔

besturdubooks.wordpress.com

آخری بات:

آخر میں ہم اپنے بھائیوں کو مندرجہ ذیل نصیحت کرتے ہیں:

- مساجد کے خطبا حضرات کو تنبیہ پر ابھارا جائے اور انھیں چاہیے کہ وہ لوگوں کو اس سے بچنے کی تلقین کریں اور امام مسجد کو بھی اس موضوع کی وضاحت کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اس تہوار کے قریب آنے پر اسے سعودیہ مستقل فتویٰ کمیٹی کا فتویٰ اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے فتویٰ کی نقول بھی دی جائیں تاکہ لوگوں کو اس کی وضاحت ہو سکے اور ہر شخص کو اپنی مسجد کے امام تک اس خبر کو پہنچانے کی ذمہ داری ادا کرنی چاہیے اور یہ یقینی بات ہے کہ جب ہماری مساجد کے محترم ائمہ اور خطباء یہ فتویٰ اور مقالہ پڑھ کر سنائیں گے تو وہ لوگوں کو بتانے سے بریٔ الذمہ ہو جائیں گے۔
- ہر استاد اور استانی کے ذمہ یہ امانت ہے کہ وہ اس تہوار کی صورت کو اپنے شاگردوں کے سامنے وضاحت سے بیان کرے، کیوں کہ یہ لوگ کل اللہ تعالیٰ کو جواب دہ ہوں گے اس لیے انھیں چاہیے کہ وہ مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتویٰ کے ذریعے اس کی حرمت بیان کریں اور یہ سب کچھ اس تہوار کے آنے سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ہونا ضروری ہے تاکہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اداروں اور اہل حسبہ (یعنی برائی کا مؤاخذہ کرنے والے ادارہ کے لوگوں) کو ایسی دوکانوں اور جگہوں کے متعلق بتایا جائے جو اس تہوار کے لیے تحفے تحائف فروخت کرتے ہیں یا ایسی تصویریں رکھتے ہیں جس میں تحفے کی شکل اور اسے پیک کرنے کا طریقہ وغیرہ بتایا گیا ہے۔
- اسی طرح ہر انسان کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اسے اپنے گھر میں بھی پورا کرنا چاہیے لہٰذا جس کسی کی کوئی بہن یا بھائی پڑھاتے ہیں انھیں چاہیے کہ وہ اسے اس معاملے کے بارے میں آگاہ کرے، کیونکہ بہت سارے لوگ اس تہوار کی

besturdubooks.wordpress.com

ماہیت وشکل سے جاہل ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ مسلمانوں کی ہر گم راہی اور فتنہ وفساد سے حفاظت فرمائے، انھیں ان کے نفسوں کے شر، ان کے دشمنوں کی چالوں اور مکروں سے بچا کر رکھے۔ یقیناً اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سننے والا اور قبول کرنے والا ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ اور ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اپنی رحمتیں برسائے اور ہم سب کے اعمال، اقوال اور اموال میں برکت عطا فرمائے، آمین یا رب العالمین۔

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

گیارھواں باب:

ویلنٹائن ڈے کے متعلق علمائے کرام کے فتاویٰ جات

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا فتویٰ:

سوال: کچھ عرصہ سے یوم محبت کا تہوار منایا جانے لگا ہے۔ خاص کر طالبات میں اس کا اہتمام زیادہ ہوتا ہے جو عیسائیوں کے تہواروں میں سے ایک تہوار ہے۔ اس دن پورا لباس ہی سرخ پہنا جاتا ہے، جوتے تک سرخ ہوتے ہیں اور آپس میں سرخ گلاب کے پھولوں کا تبادلہ بھی ہوتا ہے...... ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس طرح کے تہوار منانے کا حکم بیان کریں، اور اس طرح کے معاملات میں آپ مسلمانوں کو کیا نصیحت کرتے ہیں؟

جواب: یوم محبت کا تہوار کئی ایک وجوہات کی بنا پر منانا جائز نہیں۔

- اس لیے کہ یہ تہوار بدعت ہے اور شریعت میں اس کی کوئی دلیل اور اصل نہیں ملتی۔
- یہ تہوار دل کو اس طرح کے گرے پڑے امور میں مشغول کرتا ہے جو سلف صالحین رحمہم اللہ کے طریقے کے مخالف ہے، لہٰذا اس دن اس تہوار کی کوئی علامت اور شعار ظاہر کرنا حلال نہیں، چاہے وہ کھانے پینے میں ہو یا لباس اور تحفے تحائف کے تبادلے کی شکل میں یا اس طرح کسی اور شکل میں ہو، مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے دین کو ہی عزیز سمجھے اور ایسا شخص نہ بنے کہ ہر کائیں کائیں کرنے والے کے پیچھے ہی نہ چلنا شروع کر دے، میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فتنوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں اپنا دوست بنا لے اور توفیق سے نوازے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

besturdubooks.wordpress.com

الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن جبرین حفظہ اللہ کا فتویٰ:

سوال: ہمارے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے درمیان کچھ عرصے سے یوم محبت (ویلنٹائن ڈے) کے نام سے ایک تہوار منانا چل نکلا ہے، جو ایک عیسائی بشپ کا نام ہے اور عیسائی اس کی تعظیم کرتے ہوئے ہر سال چودہ فروری کو اس کا تہوار مناتے ہیں، لہٰذا اس تہوار کے منانے یا اس دن تحفے تحائف کے تبادلوں اور اس تہوار کو ظاہر کرنے کا حکم کیا ہے؟

شیخ حفظہ اللہ کا جواب تھا:

- اس میں کفار کی مشابہت اور ان کی تعظیم کرنے والی اشیا میں ان کی پیروی میں تعظیم کرنا اور ان کے تہواروں اور عیدوں میں ان سے مشابہت ہے جو کہ ان کے دین میں شامل ہے اور حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:
  ''جو کوئی بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انھیں میں سے ہے۔''
- اس کی وجہ سے بہت سارے فساد اور ممنوعات مرتب ہوتے ہیں جن میں لہو ولعب، رقص وسرود، موسیقی، شر وفساد، بے پردگی و بے حیائی اور مرد وعورت کا آپس میں میل جول اور اختلاط کے علاوہ بہت سارے حرام کام بھی سامنے ہوتے ہیں، یا پھر ایسے کام جو بے حیائی اور فحاشی کا وسیلہ اور اس کی ابتدا میں شامل ہونے والے کام بھی اسی سے جڑ پکڑتے ہیں، اسے بے غمی اور آسودگی وخوش حالی جیسی چھوٹی تعلیل سے اس کا جواز پیدا نہیں ہوتا جو اسے تحفظ سمجھتے ہیں وہ بھی صحیح نہیں، لہٰذا نصیحت کرنے والے نفس کو چاہیے کہ وہ گناہ اور اس کے وسائل سے بھی دور رہے۔

اس بنا پر جب یہ معلوم ہو جائے کہ خریدار یہ تحفے تحائف اور گلاب کے پھول ان تہواروں اور عیدوں کے لیے خرید رہا ہے اور اسے تحفے میں دے گا یا ان کے ساتھ وہ اس دن کی تعظیم کرے گا تو یہ اشیا فروخت کرنا بھی جائز نہیں، تاکہ فروخت کرنے والا بھی اس بدعتی اور حرام کام میں شریک نہ ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

besturdubooks.wordpress.com

اللجنة الدائمة (مستقل فتویٰ کمیٹی) کا فتویٰ:

کمیٹی سے سوال کیا گیا۔

بعض لوگ ہر سال چودہ فروری یوم محبت (ویلنٹائن ڈے) کا تہوار مناتے ہیں اور اس دن آپس میں ایک دوسرے کو سرخ گلاب کے پھول تحائف میں پیش کرتے ہیں۔ سرخ رنگ کا لباس پہنتے ہیں اور ان میں سے بعض ایک دوسرے کو مبارک باد بھی دیتے ہیں اور بعض مٹھائیوں والے سرخ رنگ کی مٹھائی بھی تیار کرتے ہیں اور اس پر دل کا نشان بناتے ہیں۔ بعض دوکاندار اپنے مال پر اس دن خصوصی اعلانات بھی چسپاں کرتے ہیں، تو اس سلسلے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

مسلمان پر اس تہوار یا اس طرح کے کسی اور حرام تہوار میں شرکت کرنا حرام ہے وہ تعاون کسی بھی طریقہ سے ہو چاہے کھانے پینے یا خرید وفروخت یا کوئی چیز تیار کر کے یا تحفہ دے کر یا خط و کتاب کر کے یا اعلان کے ذریعہ، یہ سب کچھ گناہ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی معصیت و نافرمانی میں تعاون کے زمرے میں آتا ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ تو یہ فرما رہا ہے:

> ”نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، لیکن گناہ اور دشمنی میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کیا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ شدید سزا دینے والا ہے۔“

مسلمان کے لیے ہر حالت میں کتاب وسنت پر عمل کرنا واجب ہے۔ خاص کر فتنہ وفساد کے اوقات میں تو اسے اس کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے، مسلمان کو چاہیے کہ وہ ذہانت و دانائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گم راہی اور ناراضی کے کاموں سے بچ کر رہے۔ نہ وہ فاسقوں اور گم راہ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ان لوگوں کے طریقے پر چلے جنھیں اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا خیال ہی نہیں اور نہ وہ اسلام قبول کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ ہدایت و رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ ہی سے التجا کرے اور دین اسلام پر ثابت قدم رہنے کی دعا کرتا رہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی ہدایت نصیب کرنے والا نہیں اور نہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور دین اسلام پر ثابت قدم رکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی ﷺ اور ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔ ❶

○❀......❀○

❶ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء سعودی عرب۔

besturdubooks.wordpress.com

بارھواں باب:

اسلام اور پاکستان کو بچایئے

اسلامی ثقافت مسخ کرنے کی کوشش:

اغیار کی جانب پاکستان کی تہذیب ، ثقافت اور جغرافیے کو جس تیزی کے ساتھ مسخ کرنے کی کوشش کی جارہی ہیں یہ اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی۔پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے جوایک نظریے کے تحت وجود میں آیا،جب اس کا نظریہ ہی ختم کردیا جائے گا تو اس کے وجود کو مٹانے میں کوئی مشکل نہیں آسکے گی ۔ غیرمسلم ہندو،عیسائی اور یہودی اس بات سے اچھی طرح آگاہ ہیں اور بڑی تیزی سے اس پر عمل پیرا ہیں وہ پاکستان کو بغیر جنگ لڑے جیتنا چاہتے ہیں۔اس کے لیے تیزی سے کوششیں کی جارہی ہیں۔ملک پاکستان میں غیرملکی NGO کا تیزی سے آگے آنا اور ان کے ذریعے بہت سے ایسے کام جس کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں غیر اسلامی تحریکوں کی پشت پناہی کے ذریعے عوام کی خدمت کا جھانسہ دے کر بعض جگہوں پر حکومتی سرپرستی اور اس کی اشیر باد کے سائے میں کام کرنا، یہ سب ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی کوششیں ہیں۔ ویلنٹائن ڈے کا فروغ انہی NGO کی کارستانی ہے،اسی سلسلے کی ایک کڑی ''بسنت'' کا تہوار بھی ہے۔

ہندو ثقافت وتہذیب کو''بسنت'' کے ذریعے اور عیسائی تمدن کو ویلنٹائن ڈے کے ذریعے جس طرح ملک پاکستان میں حکومت کی سرپرستی حاصل ہوگئی ہے اور جس طرح جشن بہاراں منایا جاتا ہے،ناچ ،گانے کی رنگین محفلیں سجائی جاتی ہے، بے تحاشہ روپیا بہایا جاتا ہے،اس طرح تو جس ملک سے یہ ثقافت ادھار لی گئی ہے وہاں بھی کھل کر عیاشی نہیں ہوتی۔

besturdubooks.wordpress.com

ویلنٹائن ڈے کے فروغ میں تیزی کیوں؟

اب فحاشی وعریانی کا یہ سیلاب رواں اپنے ساتھ تیزی سے اسلامی روایات...... پاکستانی تہذیب اور مسلم شناخت کو بہائے لے جا رہا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان میں چند سالوں پہلے ویلنٹائن ڈے کا کوئی نام ونشان نہیں تھا، اگر کہیں منایا جاتا تھا تو وہ صرف کراچی، لاہور اور اسلام آباد کے فائیوسٹار ہوٹلوں میں تھے لیکن پھر اچانک پورے ملک کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اس بخار کا شکار ہوگئے۔آج صورت حال یہ ہے کہ ویلنٹائن ڈے باقاعدہ تہوار کی شکل اختیار کرگیا ہے۔ایسا کیوں ہے؟اس کی وجوہ دریافت کرنے کے لیے ہم نے کبھی سوچا؟ پاکستان میں مغربی موسیقی کیوں اچانک فروغ کیوں پا گئی؟پاکستان کی فلموں، ڈراموں اور ٹیلویژن میں دیکھتے ہی دیکھتے پاپ میوزک اور عریانی کیوں در آئی؟ پاکستان کے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کا لباس کیوں مختصر اور فحش ہوگیا؟پاکستان میں اچانک گندی اور غلیظ کتابیں کیوں سرعام بکنے لگیں؟نوجوانوں میں نشے کی لت کیوں بڑھ گئی؟ہم بسنت اور ویلنٹائن ڈے کیوں منانے لگے؟اچانک پاکستان میں بیوٹی پارلروں میں اضافہ کیوں ہوگیا؟پاکستان میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں بلیو فلمیں کیوں ملنے لگیں؟اچانک سالگرہیں کیوں منائی جانے لگیں؟پھولوں اور کارڈوں کی دکانیں کیوں کھلنے لگیں؟ ہماری شادیوں کا رنگ ہندی اور یورپی کیوں ہونے لگا؟ یہ سب کچھ اچانک کیوں ہوا؟میرا خیال ہے ہم اس پر ہرگزنہیں سوچتے۔آپ لمحۂ موجود سے ان سوالوں پر غور شروع کریں میں آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں؟ہماری ثقافت،ہماری اسلامی رسومات اور تہواروں میں زہر گھولنے کا یہ کام کب شروع ہوا؟آپ کو یہ معلوم کرکے حیرت ہوگی ۔یہ سلسلہ پچھلے آٹھ دس سالوں میں شروع ہوا اور ہر آنے والا دن اس ڈرامے کو اپنے سنسنی خیز موڑ کی طرف لے کر بڑھ رہا ہے۔یقین ہے آپ جوں جوں ان سوالوں پر غور کریں گے آپ کی ناک بھی اس خطرے کی بو سونگھ لے گی۔اس خطرے کی ''بو'' جو 61 اسلامی ممالک کے نوجوانوں کی

besturdubooks.wordpress.com

اخلاقیات کو موم کی طرح پگھلاتا جارہا ہے۔آپ سوچیں! ہمارے بچے ویلنٹائن کیوں منارہے ہیں؟ آج پورا ملک پتنگیں اڑانے کے لیے لاہور میں کیوں جمع ہوجاتا ہے ؟ ہمارے بچے ایک دوسرے کو کیک، کارڈ اور پھول کیوں دے رہے ہیں؟ شہر شہر میں گھروں سے بھاگنے والی لڑکیوں کی حفاظت کے لیے NGOs کیوں کھل چکی ہیں؟ بداخلاقی کے واقعات میں اچانک کیوں اضافہ ہوچکا ہے؟ آبروریزی کے حادثات کیوں بڑھ رہے ہیں؟ آپ سوچیں ہمارے ملک میں ڈشیں کب لگنا شروع ہوئیں؟ کیبل کب آئی ؟ ہمارے ملک میں ٹیلی ویژن، وی سی آر، ڈی وی ڈیز اور سی ڈیز پوری دنیا سے سستی کیوں ہیں؟ ہمارے ملک میں مخلوط تعلیم کے ادارے کیوں کھل رہے ہیں؟ ہمارے سکولوں اور کالجوں کے نصاب سے اللہ اور اس کے رسول کا نام کیوں ختم ہورہا ہے؟ ٹیلی ویژن کے نت نئے چینل کیوں کھل رہے ہیں؟ پورے ملک میں موسیقی کے پروگرام کیوں ہوتے ہیں؟ ان سوالوں کا جواب اپنے آپ سے پوچھیں، یقیناً آپ کو محسوس ہوگا یورپ ،، امریکا اور ان کے بھائی بند جو کام تلوار اور بندوق سے نہیں کر سکے، وہ اب کارڈ ،گلاب اور پتنگ سے لے رہے ہیں، وہ اب بسنت اور ویلنٹائن ڈے سے لے رہے ہیں۔

سونیا گاندھی کا طمانچہ:

جب کوئی قوم دشمن کے تہوار منانے لگے تو وہ قوم جنگ سے پہلے ہی شکست تسلیم کرچکی ہوتی ہے۔

بھارتی سابق وزیراعظم راجیو گاندھی کی بیوی سونیا اور بھارتی سیاسی پارٹی کانگریس کی لیڈر کا یہ بیان کہ ہم نے پاکستان میں اپنی ثقافت متعارف کروا کر ایک ایسی جنگ جیتی ہے جو ہتھیاروں سے جیتنا ناممکن تھی۔ جس نے پاکستان کی بنیادوں کو کھوکھلا کردیا ہے اس سچائی پر سونیا گاندھی نے مہر ثبت کردی ہے۔

جمعہ کو بمبئی کے فائیو اسٹار ہوٹل میں ''جدید جنگ اور ہم'' کے موضوع پر خطاب کرتے

besturdubooks.wordpress.com

ہوئے کیا۔ سونیا گاندھی کا کہنا تھا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جدید جنگوں کی حکمت عملی میں بھی تبدیلی آگئی ہے۔ اب سرحدوں پر لڑائی نہیں لڑی جاتی بلکہ اب نظریاتی جنگوں کا دور ہے۔ پاکستان جس کو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا برصغیر پاک وہند کو چند مذہبی جنونیوں نے اپنے مقاصد کے لیے دو حصوں میں تقسیم کیا تھا اور آج تاریخ اور حقائق گواہ ہیں کہ ہم نے اس اسلامی ملک میں اپنی ثقافت متعارف کروا کر دو قومی نظریے کو پاش پاش کر دیا ہے۔ آج پاکستان کا بچہ بچہ بھارتی ثقافت کا دل دادہ ہے اور تو اور اب پاکستان ٹیلی ویژن بھی ہمارے مذہبی رقص بڑے فخر سے دکھا کر ہمارا کام آسان کر رہا ہے۔ اب ہمیں پاکستان کو ہتھیار سے نشانہ نہیں بنانا پڑے گا۔ ❶

اٹھو وگرنہ حشر نہ ہوگا پھر کبھی
دوڑو کہ زمانہ چال قیامت کی چل گیا

ویلنٹائن ڈے ہماری رسم یا تہوار نہیں لیکن جس طرح ہمارے اخبارات و رسائل اور میڈیا اس کو کوریج دے رہے ہیں، یہی حال رہا تو لگتا ہے کچھ عرصے میں یہ قومی تہوار کی صورت بھی اختیار کر لے گا اور حکومت سے درخواست کی جائے گی کہ اس دن ملک میں سرکاری تعطیلات کا اعلان کر دیا جائے تاکہ اس یوم محبت کو پر جوش طریقے سے منایا جائے۔ یہ وبا نوجوانوں میں سرایت کر رہی ہے، محبت کا پرچار کرنے والا مغرب خود محبت جیسے لطیف احساس سے کوسوں دور ہے۔ محبوبہ اور بیویاں کپڑوں کی طرح بدلی جاتی ہیں۔ والدین اپنی اولاد کو اپنی آزاد زندگی میں ایک رکاوٹ سمجھتے ہیں اور اولاد ان سے بڑھ کر زمانے کی ٹھوکریں کھانے کے لیے تیار ہے۔ لیکن یہی اولاد والدین کی ایک ڈانٹ پر ان کو پولیس کے حوالے کر دیتی ہے۔ عمر رسیدہ والدین کے لیے اولڈ ہاؤس بنا دیے گئے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ سب سے ناکارہ چیزیں ہیں۔ وہاں کی ماں اپنے بچے کی تربیت کرنا

❶ (روزنامہ جنگ کراچی 9 مارچ 1996ء)

besturdubooks.wordpress.com

فضول اور احمقانہ تصور کرتی ہے لیکن ہم کیسے کم عقل ہیں کہ ان کی کھوکھلی تہذیب کو جانتے بوجھتے ہوئے بھی اس یوم محبت کو ایسے منا رہے ہیں کہ جیسے ہم محبت کے لطیف احساس سے نا آشنا ہیں۔ ہم مغرب کے ایک راہب، ویلنٹائن کی بے معنی غیر اخلاقی محبت کو مان کر اپنی ان تمام اسلامی اقدار اور مشرقی روایات کو پس پشت ڈال کر یوم محبت کو منانے چلے ہیں۔ اور یہ ایک واضح اور کھلی حقیقت ہے کہ ایسی غیر اخلاقی محبت کا پرچار کرنے والے خود اپنی تہذیب سے تنگ ہیں لیکن یہ ان کی ازلی گندی ذہنیت کا کمال ہے کہ جب اپنے ہاں خرابی حد سے بڑھ جائے تو اسے دوسروں میں منتقل کردو۔

مغربی تاریخ میں ریاست اور کلیاتی جنگ ایک معروف حقیقت ہے جس نے بالآخر ریاست کی فتح اور مذہب کی موت کے نام سے موجودہ معاشرے اور نظام کو جنم دیا۔ ہمارا المیہ یہ ہے کہ آج جب مغربی معاشرہ اور نظام اپنے انہدام کی آخری سیڑھی پر ہے اور مغرب خود مایوسی کا شکار ہے، ہم دنیا کو اور انسان کے کردار کو اٹھارویں اور انیسویں صدی کے ان مغربی نظریات کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں جن کے بارے میں خود مغرب شش و پنج کا شکار ہے۔ ایک امریکی مصنف جے ڈبلیو کرچ نے اپنی کتاب (Tempr Modern) میں مغرب کی مایوسی کا اظہار یوں کیا تھا کہ" ہم اپنے مقصد حیات سے محروم ہو چکے اور اب اس فطری کائنات میں ہمارے لیے کوئی جگہ نہیں رہی لیکن کم از کم اب بطور انسان ہی مرنا چاہیے، بطور حیوان نہیں۔"

جہاں سورج ڈوبے وہاں کیا دکھائی دے:

مسلمان معاشروں میں بے چینی اور ناکامی کا ایک بنیادی سبب یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ مغربی استعمار کے چنگل میں پھنس کر اپنی ذہنی اور فکری توانائیاں زائل کر بیٹھے اور دوسری طرف انہوں نے اپنے امراض کے علاج کے لیے اپنے مصادر و مراجع سے رجوع کرنے کے بجائے مغرب سے متاثر ہو کر اسی کی خوشہ چینی شروع کر دی۔ لیکن وہ اپنی صدیوں کی

besturdubooks.wordpress.com

ذہنی وفکری تربیت کے باعث مغرب کی طرح مذہب سے مکمل طور پر اپنا پیچھا نہ چھڑا سکے اور نتیجتاً دین ودنیا کے بیچ ذہنی الجھاؤں کا شکار ہوکررہ گئے۔ بھلا جو شخص ہمیشہ دوراہے پر کھڑا رہے وہ اپنی منزل کیسے پائے گا؟ ایک غیرمسلم مصنف (فلپ آگسٹن) مسلمانوں کے بارے میں پیش گوئی کرتے ہوئے کہتا ہے: ''ہماری عداوت صرف آج کے اسلام کے خلاف نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے ہماری عداوت اسلام کے خلاف ہے۔ اس قوم کو غلیظ عقیدوں اور بے بنیاد عقیدوں سے مارو۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ قوم ایک نہ ایک دن صلیب کی غلام بن جائے گی اور اس کا تمدن اور اس کا مذہب صلیب کے رنگ میں رنگا ہوگا۔ اس وقت ہم میں سے کوئی بھی نہیں ہوگا لیکن ہماری روحیں دیکھیں گی کہ میں نے جو پیش گوئی کی ہے وہ حرف بہ حرف سچ ثابت ہوئی ہے۔''

آج ہم کہاں کھڑے ہیں یہ ہمارے لیے سوچنے کا مقام ہے۔ اپنی رسمیں، اپنی ثقافت ہم سب کچھ کھو بیٹھے ہیں۔ جس ملک کے حکمران مغرب کے فرسودہ نظام کے غلام ہوں اس ملک میں معاملات اسی طرح کے ہوتے ہیں۔

آیئے! عہد کریں کہ ہم اپنی محبت کو پاکیزہ رشتوں تک ہی محدود رکھیں گے۔ کیوں کہ پاکیزگی ہی ہمارا ایمان ہماری شان اور ہماری آن ہے اور مغرب کے دل دادہ سن لیں ایک نوجوان مسلمان کی پکار کو......

مغرب میں جاکر ڈھونڈ رہے ہیں سحر
جہاں سورج ڈوبے وہاں کیا دکھائی دے گا

besturdubooks.wordpress.com

یادداشت

besturdubooks.wordpress.com

”صبح روشن“ کی دیگر کتب

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف	قیمت
1۔	ایمان بچائیے	ڈاکٹر عبدالرحمٰن العریفی	80/-
2۔	انبیائے کرام کا بچپن	عبدالوارث ساجد	120/-
3۔	ہلاکت خیز غلطیاں	الشیخ جمیل احمد زینو حفظہ اللہ	90/-
4۔	تتلی کی تعاقب میں (ناول)	سدرہ سحر عمران	300/-
5۔	سنتیں جو چھوڑ دی گئیں	عبدالمالک القاسم	80/-
6۔	آزادی کی قیمت	عبدالوارث ساجد	100/-
7۔	کشمیر کہانیاں	عبدالوارث ساجد	100/-
8۔	بحرِ بے کنار (افسانے)	سدرہ سحر عمران	140/-
9۔	سمندر میں لاش	عبدالوارث ساجد	32/-
10۔	انوکھا فاتح (بچوں کے لئے اسلامی اور تاریخی کہانیاں)	عبدالوارث ساجد	32/-
11۔	غدار کا انجام	عبدالوارث ساجد	32/-
12۔	کسریٰ کے کنگن	عبدالوارث ساجد	32/-
13۔	مردے کی گواہی	عبدالوارث ساجد	32/-
14۔	ویلنٹائن ڈے	عبدالوارث ساجد	170/-
15۔	اپریل فول	(زیرِ طبع)	
16۔	جاسوسی کہانیاں	(زیرِ طبع)	
17۔	اسلام میں تصور مزاح اور مسکراہٹیں	عبدالوارث ساجد	150/-

besturdubooks.wordpress.com

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف	قیمت
18۔	روشن ستارے	عبدالوارث ساجد	150/-
19۔	ذکرودعا (روزمرہ کی دعاؤں کا مجموعہ)	محمد یوسف جھکڑ	16/-
20۔	نماز کی دعائیں	محمد حسن ظاہر	10/-
21۔	روزے کے مسائل	الشیخ صالح المنجد	40/-
22۔	قرآن سے انٹرویو	محمد عظیم حاصل پوری	25/-
23۔	کرسمس (عیسائیت سے مسلمانوں تک)	عبدالوارث ساجد	80/-
24۔	امثال القرآن	قاری محمد دلاور سلفی	250/-
25۔	توحید کا قلعہ	(زیرطبع)	